

شہادتِ شعبان احمد الدلو کی پہلی برسی پر (2004-2024)

فلسطین کے بھائیوں اور بہنوں اور وہ سب جو ظلم کے خلاف ہمارے ساتھ کھڑے ہیں،

آج ہم شعبان احمد الدلو کی شہادت کی پہلی برسی منا رہے ہیں، جو غزہ کا بیٹا تھا، قرآن کا حافظ، ایک ذہین اور نیک دل نوجوان۔ اس وقت اسے ہمارے ساتھ ہونا چاہیے تھا، اپنی اکیسویں سالگرہ مناتے ہوئے۔ ہمیں اس کی بالغ زندگی، اس کی تعلیم، اس کے خوابوں کا جشن منانا چاہیے تھا۔ لیکن اس کے بجائے، ہم غم میں جمع ہیں۔ کیونکہ اسے ہم سے زبردستی چھین لیا گیا، اس زمین پر چلنے والے بدترین مجرموں نے اس کی زندگی چھین لی۔

14 اکتوبر 2024 کی رات کو، الاقصیٰ شہداء ہسپتال کے اوپر آسمان آگ سے سرخ ہو گیا۔ وہ خیمے جو بے گھر افراد کو پناہ دیتے تھے، وہ خاندان جو بین الاقوامی قانون کے تحت محفوظ سمجھے جاتے تھے، ایک بھٹی میں تبدیل ہو گئے۔ اور ان خیموں میں سے ایک میں شعبان لیٹا ہوا تھا، اپنی زخموں سے صحت یاب ہوتے ہوئے، ایک IV ڈرپ سے منسلک، اس کی ماں اس کے پاس بیٹھی تھی۔ حملے نے ان کے پناہ گاہ کو آگ کا پتھر بنا دیا۔ اس کے والد آگ میں کود پڑے، اپنا جسم جلاتے ہوئے بچوں کو باہر نکالا، لیکن وہ اپنے سب سے بڑے بیٹے تک نہ پہنچ سکے۔ اس کے بھائی نے آگ کے دیوار کو توڑنے کی کوشش کی، لیکن اسے چھپے لھینچ لیا گیا۔ اور جب شعلے اسے نکل رہے تھے، شعبان کا آخری عمل خوف کا نہیں بلکہ ایمان کا تھا: اس نے اپنی انگلی شہادت کے لیے اٹھائی، خدا کی وحدانیت کا اعلان کرتے ہوئے اس کے پاس واپس لوٹ گیا۔ اس کی ماں بھی آگ میں گھس کر جھلس گئی، اس کا جسم ٹوٹ چکا تھا۔ چار دن بعد، اس کا چھوٹا بھائی عبدالرحمن بھی ان کے پیچھے شہادت کو چلا گیا۔

یہ حادثات نہیں تھے۔ یہ فطرت کی تراژدی نہیں تھیں۔ یہ جان بوجھ کر کیے گئے جرائم تھے، جو ایک ایسی قبضے نے کیے جو گھروں، اسکولوں، مساجد اور ہسپتالوں پر بمباری کرتا ہے، اور پھر بچوں کے قتل کو ”خود دفاع“ کہنے کی جرات کرتا ہے۔ انہوں نے شعبان کو ہسپتال کے صحن میں زخمی حالت میں قتل کیا۔ انہوں نے اس کی زندگی چھین لی، اور اس کے ساتھ وہ مستقبل جو اس نے دیکھا تھا۔ طب، انجینئرنگ، اپنے خاندان اور قوم کی خدمت کا۔

اور اس نے صرف انیس مختصر برسوں میں کیسی زندگی گزاری۔ شعبان نے بچپن میں قرآن حفظ کیا، اپنے خاندان کو فخر سے بھر دیا۔ وہ اسکول میں نمایاں رہا، توجیہی امتحانات میں 98 فیصد نمبر حاصل کیے، ہر تعلیمی راستے کے دروازے کھول دیے۔ وہ

ڈاکٹر بننا چاہتا تھا، لیکن جب غربت نے وہ دروازہ بند کر دیا، اس نے کمپیوٹر انجینئرنگ کو اسی لگن سے اپنایا۔ جنگ کے دوران بھی اس نے اپنی تعلیم کو ترک کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ ڈرونز اور گولوں کے نیچے لمبے فاصلوں تک پیدل چلتا، انٹرنیٹ تک رسائی کے لیے، بمباری کے بیچ کلاسوں میں لاگ ان کرتا۔

وہ صرف ایک طالب علم ہی نہیں تھا، بلکہ فرض کا بیٹا تھا۔ سب سے بڑے بیٹے کے طور پر، اس نے اپنے خاندان کے بوجھ اٹھائے۔ اس نے خون عطیہ کیا جب غزہ کے ہسپتالوں میں خون کی کمی ہو گئی۔ اس نے عربی اور انگریزی میں اپیل ریکارڈ لیں، دنیا سے دیکھنے، سننے، عمل کرنے کی درخواست کی۔ اس نے کہا: ”میں بڑے خواب دیکھتا تھا، لیکن جنگ نے انہیں تباہ کر دیا، مجھے جسمانی اور ذہنی طور پر بیمار کر دیا۔“ پھر بھی اپنی مایوسی میں بھی، وہ خواب دیکھتا رہا۔ نہ اپنے لیے، بلکہ اپنے خاندان کے لیے، غزہ کے لیے، ایک کل کے لیے جو کبھی نہ آیا۔

اس کے بھائی محمد نے اسے ”میرا سہارا، میرا دوست، میرا ساتھی“ کہا۔ اس کی ماں نے اسے اپنا مثالی بیٹا کہا۔ اپنی برادری کے لیے، وہ ایک تحریک تھا۔ اور دنیا کے لیے، اس کی شہادت کے بعد، وہ ایک علامت بن گیا۔ اس کے آخری لمحات کی وائرل فوٹیج۔ اس کا جسم آگ میں، اس کی انگلی شہادت میں اٹھی ہوئی۔ نے لاکھوں کے ضمیر کو ہلا دیا۔ اس کی کہانی پارلیمنٹس میں بتائی گئی، اخبارات میں لکھی گئی، براعظموں میں دعاؤں میں سرگوشی کی گئی۔ شعبان، غزہ کا ایک لڑکا، انسانیت کی خاموشی کا آئینہ بن گیا۔

ایک سال گزر چکا ہے، لیکن غم کم نہیں ہوا۔ اگر کچھ ہوا تو زخم گہرا ہو گیا ہے۔ کیونکہ ہر وہ دن جب ہم اس کے بغیر جاگتے ہیں، ہمیں نہ صرف اس کی غیر موجودگی بلکہ اس ظلم کی یاد دلاتی ہے جس نے اسے چھین لیا۔ ہمیں اسے اب اکیس سال کی عمر میں دیکھنا چاہیے تھا، بالغ زندگی میں داخل ہوتے ہوئے، شاید گریجویٹ ہوتے، شاید منگنی کرتے، شاید نئی امیدیں لے کر۔ اس کے بجائے، ہم صرف اس قبر کو دیکھتے ہیں جہاں وہ اپنی ماں اور چھوٹے بھائی کے ساتھ لیٹا ہے۔

پھر بھی، شعبان غائب نہیں ہوا۔ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہے، اس طرح سے جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔ اس کی یاد ہر اس دل میں زندہ ہے جو بھولنے سے انکار کرتا ہے، ہر اس آوازیں جو انصاف کے لیے پکارتی ہے، غزہ کے ہر اس بچے میں جو بموں کے باوجود خواب دیکھتا ہے۔

شہداء کو خراج تحسین

اللہ شعبان کی روح، اس کی ماں علاء، اس کے چھوٹے بھائی عبدالرحمن، اور تمام شہید ہونے والوں پر رحم کرے۔ اللہ انہیں جنت الفردوس میں بلند ترین درجات عطا کرے، انبیاء، صدیقین، صالحین اور شہداء کی صحبت میں۔ وہ زندوں کے دلوں کو شفا دے، اور ان کی قربانی کو ایک روشنی بنائے جو ہمیں انصاف اور آزادی کی طرف رہنمائی کرے۔

”اور یہ نہ سمجھو کہ وہ جو اللہ کی راہ میں شہید ہوئے مردہ ہیں۔ بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، رزق پا رہے ہیں۔“

- سورہ آل عمران (3:169)

شعبان، ہم تجھے نہیں بھولیں گے۔ دنیا اپنی نظریں پھیر سکتی ہے، لیکن ہم تیرا نام، تیری مسکراہٹ، تیرے خواب اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ تو ہم سے آگ کے ذریعے چھین لیا گیا، لیکن تیری روشنی اس اندھیرے سے زیادہ چمکتی ہے جس نے تجھے نگلنے کی کوشش کی۔